سوال

(79)مقروض پر زکوۃ

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

مقروض پر زکوۃ کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس آدمی پر قرض ہے اس کے پاس پیسوں میں سے رقم اندزاایک ہزارروپیہ ہے تواس کا500مثلاقرضہ ہے اس کواتارکرباقی ایک ہزارسے جوبچے اس پراس وقت سے لے کراگلے سال آنے تک قرضہ کے علاوہ باقی بچی ہوئی رقم پرزکوۃلگے گی۔یعنی ساڑھے باون روپیہ پرزکوۃلگے گی جوکہ چالیسواں حصہ ہے۔اورساڑھے باون روپیہ کاچالیسواں حصہ 1.8ڈیڑھ روپیہ ہے اس طرح اوپرجتنے بھی ہوں گے مثلاایک ہزارمیں سے پانچ سوقرضہ میں چلے گئے توباقی پانچ سوبچتے ہیں ان کاحساب کرکے چالیسواں حصہ دیا جائے گا۔(جب ہاتھ میں آنے کے بعدان پرسال گزرجائے)لیکن اگروہ ایک ہزارجواس کے پاس ہے وہ ہے پچاس من گندم کی قیمت یعنی اس پرپانچ سوروپیہ قرضہ توہے لیکن آبادی سے اس کوکٹکی (گندم)حاصل ہوئی ہے پچاس من جس کی قیمت فی من 20روپیہ کے حساب سے فقط ایک ہزارہوئی۔اس کا جواب یہ ہے کہ توپھرزکوۃاول دی جائے گی اورقرضہ یہ علیحدہ ہے باقی لین دین دوقسموں کا ہوگا۔ایک وہ جوزمین کے متعلق ہے مثلابیج کاخرچہ،بیل کے جوڑے کی محنت اورخرچہ ھاریوں کاخرچہ اورمزدوری اورکھادوغیرہ کے اخراجات جیسے لین دین اس سے قطعاالگ نہیں کرسکتے البتہ کھیتی کوپانی پلانے کے بارے میں جوخرچہ ہوتاہے شریعت مطہرہ نے اس کے بارے میں زکوۃ میں کمی وبیشی رکھی ہے یعنی جس زمین کوپلانے میں کم محنت اورکم خرچہ ہے اس کی پیدائش سے ''عشردسواں حصہ'' دینا ہے اورجوزمین سخت مشقت کے ساتھ سیرب کی جاتی ہے اس کی پیدائش سے ''نصف عشر''(بیسواں حصہ)ہے۔مثلاجن کی زمینیں بارش کے پانی پرآبادہیں۔

ان کوزمین سیراب کرنے میں کوئی خاص مشقت نہیں اٹھانی پڑتی لہذاان پر''عشر''(دسواں حصہ ہے)لیکن وہ زمین جن کوپانی کھینچ کراورمشقت کے ساتھ پلایاجاتاہے ان کی پیداوارسے20واں حصہ یعنی نصف عشرہے۔اپنے ملک میں جوزمینیں چھوٹی نہروں،واٹرکورسوں یاٹیوب ویل کے ذریعے پلائی جاتی ہے۔وہ ساری کی ساری ''نصف عشر''کی فہرست میں آتی ہیں۔

کیونکہ اس پانی کے حصول میں اگرچہ اتنی مشقت نہیں ہوتی کبھی کبھی کھدائی کرنی پڑتی ہے۔لیکن اس پر ٹیکس اورآبیانہ وغیرہ لگتاہے شریعت مطہرہ نے ہمارےلیے یہ سہولت رکھی ہے کہ ایسی صورتوں میں ''نصف عشر''کی ادائیگی ہوگی۔

اس کا مطلب یہ ہواکہ جس آدمی کوپچاس من گندم حاصل ہوئی وہ اس کا ''نصف عشر''کی جوکہ ڈھائی من بنتاہے وہ اداکرے گا باقی جوبھی بچتی ہے۔مثلاساڑھے سینتالیس من وہ

چاہے رکھ دے چاہے خرچ کردے وہ اس کی مرضی ہے ۔ مطلب کہ زکوۃ اس پر صرف ڈھائی من ہی ہوگی ۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 409

محدث فتویٰ